والدین مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں امام ابوحنیفہ اور ملا علی قاری کا عقیدہ

اس مسئلہ سے ملا علی قاری کے رجوع کی حقیقت

احناف کی تحریفات

(ان تمام کی معلومات کے لیئے اس مختصر تحریر کا مطالعہ کریں)

تحریر:

عدنان الطاف سلفی

والدین مصطفیٰ ﷺ اور فقہ الاکبر

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء و المرسلين ،أما بعد :

والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں امام ابوحنیفہ اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" ووالدا رسول الله ﷺ ماتا على الكفر "

فقہ الاکبر مخطوط بجامعۃ الازہر مصر (2756/122) ع ا/خ ص 11، فقہ الاکبر مخطوط بجامعۃ الریاض الرقم (1215) ص:8، شرح فقہ الاکبر طبع کتب خانہ رشیدیہ ص: 251، شرح فقہ الاکبر طبع مطبع حنفی ص: 129-128، شرح فقہ الاکبر طبع مطبع محمدی کانپور ص: 129، شرح فقہ الاکبر طبع مطبع سعیدی ص: 128

یہ تو امام ابوحنیفہ کا عقیدہ تھا جو ان کی طرف منسوب کتاب میں موجود ہے۔ چنانچہ احناف کے مشہور بزرگ ملا علی قاری الحنفی نے فقہ الاکبر کی شرح میں اس عبارت کی توضیح یوں بیان کی ہے۔

" ووالدا رسول الله ﷺ ماتا على الكفر هذا رد على من قال أنهما ماتا على (الايمان أو ماتا على *) الكفر ثم أحيا هما الله فماتا في مقام الايقان "

شرح فقہ الاکبر طبع کتب خانہ رشیدیہ ص: 251-253، طبع مطبع حنفی ص: 129-128، طبع مطبع محمدی کانپور ص: 128-129، طبع مطبع سعیدی ص: 128، طبع دار البشار ص: 310

فقہ الاکبر میں امام ابوحنیفہ اور شرح فقہ الاکبر میں ملا علی قاری الحنفی کی عبارت سے مسئلہ واضح ہوتا ہے کہ ان دونوں بزرگوں کا عقیدہ اور نظریہ یہی تھا " ووالدا رسول الله ﷺ ماتا على الكفر "

چونکہ یہ عقیدہ آج کل کے احناف کے خلاف اور ان کے خود ساختہ مذہب کے خلاف تھا لہذا انہوں نے اپنے خود ساختہ مذہب کی بقاء کے لئے اپنے مزعوم امام جس کی تقلید کا دم بھرتے ہیں اور جس مسلمہ بزرگ کی کتب کو اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے ہیں، کی اس سے متعلق عبارت کو حذف کرتے ہوئے تحریف کا ارتکاب کیا ہے

---

*۔ بریکٹ کے اندر موجود الفاظ کتب خانہ رشیدیہ والے نسخے میں نہیں ہیں۔

چنانچہ آیئے دیکھتے ہیں فقہ الاکبر اور شرح فقہ اکبر پر ہاتھ کیسے صاف کیا گیا اور کس طرح تحریف کی گئی ۔۔۔؟؟؟

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی ایک مشہور ادارہ ہے جو بہت سی کتب شائع کر چکا ہے جب اس کی شائع کردہ شرح فقہ الاکبر دیکھی تو معلوم ہوا کہ یہ عبارت جو ہم نے اوپر نقل کی ہے اس میں موجود نہیں ہے * حالانکہ یہ عبارت دس نسخوں کے اندر موجود ہے جس میں دو قلمی نسخے **فقہ الاکبر کے، تین قلمی نسخے ***شرح فقہ الاکبر کے اور پانچ طبع شدہ نسخے شرح فقہ الاکبر کے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں قدیمی کتب خانہ کی مطبوع شرح فقہ الاکبر (قدیم) کی عبارت

"ففعله اما عدل و اما فضل وفی نسخة زید قوله....." شرح فقہ الاکبر ص:108

شرح فقہ الاکبر (جدید) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ میں بھی عبارت ویسی ہی ہے جیسے طبع قدیم میں ہے دیکھیں (شرح فقہ الاکبر (جدید) مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ص 182)

"اما فضل" کے بعد پورا ایک مضمون غائب کر دیا گیا ہے جو درج ذیل ہے:

"ووالدا رسول الله ﷺ ماتا على الكفر هذا رد على من قال أنهما ماتا على الايمان أو ماتا على الكفر ثم أحيا هما الله فماتا فى مقام الايقان و قد افردت لهذه المسألة مستقلة و دفعت ماذ كره السيوطى فى رسائله الثلاثة فى تقوية هذه المقالة بالأدلة الجامعة المجتمعة من الكتاب و السنة والقياس و اجماع الائمة و من غريب ما وقع فى هذه القضية انكار بعض الجهلة من الحنفية على فى سبط هذا الكلام بل أشار الى أنه غير لائق بمقام الامام و هذا بعينه كما قال الضال جهم بن صفوان و ددت أن أحك من المصحف قوله تعالى: ثم استوى على

---

* ۔یہ عبارت شرح فقہ الاکبر مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی میں بھی نہیں ہے۔دیکھیں ص ۹۷

** ۔ان کا پہلے حوالہ دیا جا چکا ہے ایک جامعۃ الازہر اور دوسرا جامعۃ الریاض میں موجود ہے۔

*** ۔کتب خانہ رشیدیہ والے نسخے کی تصحیح دو مخطوطات سے کی گئی ہے (ص ت) اور محقق نے بیان کیا ہے کہ یہ عبارت مخطوطات میں موجود ہے (ص ۲۵۱) وقال (هكذا فى الاصل و فى عامة نسخ شرح فقه الاكبر) اور دار البشائر کے محقق نے مخطوطہ ظاہریہ دمشق برقم (۵۲۳۸) اور مطبوعہ مصطفیٰ البابی الحلبی والے نسخے کو سامنے رکھا ہے۔مصطفیٰ البابی الحلبی والے نسخے میں یہ عبارت موجود نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محقق نے یہ اضافہ مخطوطے سے کیا ہے۔

العرش واشار الضال الاخر وھو أحمد بن ابی داود القاضی الی الخلیفۃ المامون ان یکتب علی ستر الکعبۃ (لیس کمثلہ شئی وھو العزیز الحکیم) وقول الرافضی الاکبر انہ بری من المصحف الذی فیہ نعت الصدیق الأکبر "(شرح فقہ الاکبر طبع کتب خانہ رشیدیہ، ص:253-251، طبع مطبع حنفی ص:129-128، طبع مطبع محمدی کانپور ص:129-128، طبع مطبع سعیدی ص :128، طبع دار البشار ص:310-311)، یہ عبارات اور بھی کئی نسخوں میں ہے مثلاً طبع مطبع آفتاب ص 131-130، طبع مطبع احمدی ص 85 اختصار کے پیش نظر سب کے حوالہ نہیں دئے گئے۔

اس دعوی کے بہت سے دلائل ہیں کہ قدیمی کتب خانہ والا نسخہ محرف شدہ ہے۔ مثلا

1۔ امام ابوحنیفہ کی عبارت فقہ الاکبر کے دو مخطوط، شرح فقہ الاکبر کے تین مخطوط اور پانچ سے زائد مطبوعہ شرح فقہ الاکبر میں یہ عبارت موجود ہے اور ملا علی قاری حنفی کی شرح شرح فقہ الاکبر کے تین مخطوط اور پانچ سے زائد مطبوعہ میں موجود ہے۔

2۔ دوسری دلیل خود مذکورہ بالا عبارت میں موجود یہ الفاظ "و فی نسخۃ زید" بتاتے ہیں کہ اس سے پہلے کوئی عبارت تھی اس لئے ملا علی قاری حنفی دوسرے نسخے کی طرف اشارہ کر رہے ہیں* لیکن قدیمی کتب خانے والے نسخے میں اس سے پہلے دور دور تک پہلی عبارت کا تذکرہ نہیں ہے۔

3۔ ہماری اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ملا علی قاری حنفی نے مذکورہ بالا مسئلے پر اپنا ایک مستقل رسالہ (ادلۃ معتقد ابی حنیفہ الاعظم فی ابوی الرسول علیہ الصلاۃ و السلام) بھی تحریر کیا ہے جو کہ مکتبۃ الغرباء الاثریہ سے طبع شدہ ہے جس کی طرف ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ الاکبر میں اشارہ کیا ہے اس میں بھی امام ابوحنیفہ کی طرف یہی قول منسوب کیا گیا ہے اور اس کی وہی شرح جو شرح فقہ الاکبر میں لکھی ہے کچھ تبدیلی کے ساتھ وہاں بھی بیان کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ص:62

اس بات سے بھی روز روشن کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ یہ عبارت فقہ الاکبر اور شرح فقہ الاکبر کے

---

*۔ ملا علی قاری حنفی کی عبارت سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بعض نسخوں میں یہ عبارت "ووالدا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الکفر" نہیں ہے۔ بلکہ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ کچھ نسخوں میں اس عبارت کے ساتھ یہ بھی اضافہ ہے "ورسول اللہ ﷺ ماتا علی الایمان"

اندر موجود ہے جو کہ بعد میں حذف یا تبدیل کر کے تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

تنبیہ: یہاں ایک بات کی وضاحت کرنا نہایت ضروری ہے کہ دار البشار کی طبع شدہ شرح فقہ الاکبر کے محقق وہبی سلیمان غاوچی نے دعوی کیا ہے کہ ملا علی قاری حنفی نے اس عقیدے سے رجوع کر لیا تھا اور اس نے اپنے دعوے پہ دلیل یہ دی کہ ملا علی قاری نے شرح الشفاء کے اندر اس عقیدے کے خلاف لکھا ہے* اور یہ شرح انھوں نے اپنی وفات سے تین سال قبل لکھی ہے۔ اس کے بعد غاوچی نے شرح الشفاء کی عبارت بھی نقل کی ہے۔

لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ شرح شفاء مطبوعہ الترکیہ استنبول** میں بھی تحریف کر دی گئی ہے اور یہی تحریف شدہ عبارت وہبی سلیمان غاوچی نے نقل کی ہے۔ محرف عبارت ملاحظہ کریں:

۱۔ "و أبو طالب لم يصح اسلامه و أما اسلام أبويه ففيه أقوال والأ صح اسلامهما على ما اتفق عليه الأجلة من الأ مة كما بينه السيوطى فى رسائله الثلاث المولفة"

(شرح الشفاء للقاری:601/1)

۲۔ "وأما ما ذكرو امن أحيائه عليه الصلاة و السلام أبويه قالأ صح أنه وقع على ما عليه الجمهور الثقات كما قال السيوطى فى رسائله الثلاث المولفات"

(شرح الشفاء للقاری:648/1)

یعنی دو جگہ تحریف کی گئی ہے عرض ہے کہ شرح الشفاء جو ملا علی قاری حنفی نے لکھی ہے اس میں یہ عبارت موجود نہیں بلکہ یہ محرف ہے اس کے دلائل درج ذیل ہیں:

1۔ ان محرف عبارات سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملا علی قاری یہ بیان فرمانا چاہتے ہیں کہ جمہور ثقات علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ" ماتا على الاسلام "اور قول کی دلیل دیتے ہوئے علامہ السیوطی کے تین رسائل کا حوالہ دیا، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ملا علی قاری نے اپنے مستقل رسالے "ادلة معتقد ابى حنيفه الاعظم فى ابوى الرسول عليه الصلاة و السلام" میں السیوطی کا رد کیا ہے۔

---

*۔ یہی دعوی کوکب نورانی نے اپنی کتاب والدین رسالت مآب ﷺ ص 57-56 میں کیا ہے اور یہی دلیل نقل کی ہے۔

**۔ اسی نسخے کی فوٹو کاپی بعد میں دار الکتب العلمیہ نے شائع کی ہے۔

ملا علی قاری تحریر کرتے ہیں:

" و أما الاجماع فقد اتفق السلف والخلف من الصحابة و التابعين و الا ئمة الاربعة و سائر المجتهدين على ذالك من غير اظهار خلاف لما هنا لك والخلاف من اللا حق لا يقدح فى الاجماع السابق سواء يكون من جنس المخالف او صنف المواقق "*

(ادلۃ معتقد ابی حنیفہ ص 84)

وضاحت طلب بات یہ ہے کہ جب سلف، خلف، صحابہ، تابعین اور مجتہدین کا اس عقیدہ پر (ماتا على الكفر) اتفاق ہے تو پھر ملا علی قاری کا یہ کہنا کہ اجل ائمہ اور جمہور ثقات کا موقف (ماتا على اسلام) ہے مضحکہ خیز اور واضح تعارض والی بات ہے لہذا اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ عبارت تحریف شدہ ہے۔

2۔ شرح الشفاء للقاری جو کہ المطبعۃ الازہریۃ المصریہ سے (1327ھ) میں نسیم الریاض کے حاشیہ پر چھپی ہے اس میں مذکورہ عبارت کچھ یوں ہے:

پہلی تحریف شدہ عبارت کا اصل متن ملاحظہ کریں:

"وأبو طالب لم يصح اسلامه و اما قول التلمساني و روى اسلامأمه با سناد صحيح و روى اسلام أبويه فمردود عليه كما بينت هذه المسئله فى رسالة مستقلة ردا على السيوطى فى رسائل الثلاث "(28/3)

دوسری تحریف شدہ عبارت کا اصل متن ملاحظہ کریں:

---

*۔ملا علی قاری نے اپنے اس رسالے میں اپنے اس دعوے اور ابو حنیفہ کے عقیدے " و والدا رسول الله ﷺ ماتا على الكفر " پر قرآن و حدیث سے دلائل دیئے ہیں جو مختصراً یہ ہیں۔

قرآن سے دلیل: (انا ارسلنا بالحق بشيرا و نذير اولا تسال عن اصحاب الجحيم) . (سورۃ بقرۃ: 119)

یہ آیت نقل کر کے احادیث اور آثار سے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ والدین مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ہے۔

حدیث سے دلیل: ان ابى و اباك فى النار . (صحیح مسلم: 203) اس کے علاوہ مسند احمد، بزار اور طبرانی سے احادیث اور صحابہ کے آثار نقل کیے ہیں۔

پھر اس کے بعد درج بالا اجماع بیان کیا ہے۔

و أما ما ذكروا عنه عليه الصلاة و السلام من أحياء أبو يه و ايمانهما به على ما روا ه الطبراني وغيره عن عائشة فاتفق الحفاظ على ضعفه كما صرح به السيوطي و قال ابن دحية هو موضوع مخالف للكتاب والسنه وقد بينته في رسالة مستقله هذه المسئله ردا على العلامه السيوطي في رسائله الثلاث المولفه و بيان لدلائله المضعفه " (99/3)

ان صحیح اور درست عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا علی قاری نے جو اپنا عقیدہ شرح فقہ الاکبر اور اپنے مستقل رسالے میں بیان کیا ہے وہی شرح الشفاء میں لکھا ہے۔ اور شرح الشفاء کی اصل عبارت میں وہ اس مسئلہ کی مزید راہنمائی اور دلائل دیکھنے کے لئے اپنے مستقل رسالے کی طرف رجوع کا اشارہ فرما رہے ہیں جس سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ یہ رجوع والی بات واضح تحریف ہے۔ فافہم

3۔ اس عبارت کے محرف ہونے کی تیسری دلیل یہ ہے کہ شرح الشفاء کا جو نسخہ حسنین محمد مخلوف مفتی الدیار المصریۃ سابقا وعضو جماعۃ کبار العلماء کی تحقیق سے مطبعۃ المدنی قاہرۃ سے چھپا ہے اس میں بھی بعینہ وہ عبارت ہے جو ہم پہلے شرح الشفاء علی ھامش نسیم الریاض کے حوالے سے نقل کر آئے ہیں دیکھیں 46,168/3

4۔ مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ رجوع والی بات سراسر جھوٹ اور باطل بات ہے۔ اس کے محرف ہونے کی ایک اور دلیل درج ذیل ہے:

شرح الشفاء کا وہ نسخہ جو 1285ھ میں مطبعۃ العامرۃ سے چھپا تھا اور جس کو بنیاد بنا کر اس کے بعد میں نسخے طبع کیے گئے ہیں اس میں بھی یہ عبارت ویسے ہی ہے جیسے شرح الشفاء علی ھامش نسیم الریاض اور شرح الشفاء بتحقیق حسنین محمد مخلوف والے نسخے میں ہے۔

5۔ اس کے محرف ہونے کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ محمد الحبی نے اپنی کتاب "تاریخ خلاصۃ الاثر" میں سید محمد البرزنجی کی کتاب "سداد الدین فی اثبات النجاۃ فی الدرجات للوالدین" کے حوالے سے لکھا ہے کہ ملا علی قاری نے شرح الشفاء میں کہا ہے کہ میں نے والدین مصطفیٰ کے ماتا علی الکفر پر ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔ (تاریخ خلاصۃ الاثر 186/3) طبع المطبعۃ الوھبیۃ مصر 1867ء

الحمدللہ مضموں لکھنے کے بعد سید محمد البرزنجی کی کتاب سداد الدین و سداد الدین بھی مل گئی جس کے صفحے ۲۴ پر سید محمد البرزنجی نے لکھا کہ میں نے شرح الشفاء پڑھی جس میں ملا علی قاری نے یہ لکھا کہ اس نے والدین مصطفیٰ کے ایمان کی نفی پر ایک کتاب لکھی ہے۔

اس ساری بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدترین خیانت کرتے ہوئے شرح الشفاء کی عبارت کو نہ صرف حذف کیا گیا بلکہ اپنی مرضی کی عبارت متن میں داخل کر دی گئی ہے۔

شرح فقہ الاکبر کا ایک اور مطبوعہ نسخہ اور اس میں تحریف

فقہ الاکبر اور اس پر ملا علی قاری کی شرح کے مطبوعہ نسخوں میں ہیرا پھیریاں دیکھنے کے بعد فقہ الاکبر کا ایسا نسخہ دیکھنے کو ملا جس کی شرح ابو المنتہی احمد بن محمد المغنیساوی الحنفی (المتوفی 1090ھ) نے کی ہے۔ جب اسے پڑھا تو اس میں بھی زیر بحث عبارت کو نہ پایا تو حیرانگی کی انتہا ہو گئی کہ یہاں تو کتاب در کتاب تحریف ہے چنانچہ میں نے اس کا قلمی نسخہ تلاش کرنے کی کوشش کی تو الحمدللہ وہ دستیاب ہو گیا۔ جب اس کو دیکھا تو اس میں زیر بحث عبارت موجود پائی تو بے ساختہ زبان سے یہ نکل آیا کہ یہ لوگ کتاب و سنت میں تحریف سے باز نہ آئے تو ان کے لیے ان کتب میں تحریف کرنا کوئی مشکل بات نہیں، چنانچہ ملاحظہ فرمائیں مطبوعہ نسخے کی عبارت:

"قد یسمی بها غیره کا لقادر والعالم و الرحیم وغیره . و قاسم و طاهر و ابراهیم کا نوا بنی رسول الله ﷺ .."

(شرح فقہ الاکبر للمغنیساوی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ ص 41)

اب ملاحظہ فرمائیں قلمی نسخے کی عبارت:

قد یسمی بها غیره کالقادر و الرحیم وغیره ووالدا رسول الله ﷺ ماتا علی الکفر و ابو طالب عمه کا قرا هذا رد علی من قال ماتوا علی الایمان فهم الروافض و قاسم و طاهر و ابراهیم کانوا بنی رسول الله ﷺ ..

(شرح فقہ الاکبر للمغنیساوی قلمی نسخہ ص 50)

یہ قلمی نسخہ جامعہ تو کیو معھد الثقافۃ والدراسات الشرقیۃ الیابان رقم 1062 کے تحت موجود ہے۔

مطبوعہ اور قلمی نسخے میں موازنہ کرنے سے واضح ہوتا کہ زیر بحث عبارت مطبوعہ نسخے میں بالکل حذف کردی گئی ہے جبکہ یہ عبارت اصل نسخے میں موجود ہے۔

اسی طرح یہ عبارت شرح فقہ الاکبر للمغنیساوی طبع مطبع فاروقی 1306 ھجری میں بھی موجود ہے۔(شرح فقہ الاکبر للمغنیساوی مطبع فاروقی ص 71-70)

خلاصۃ البحث: اس تمام بحث اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ زیر بحث عبارت فقہ الاکبر، شرح فقہ الاکبر للقاری اور شرح فقہ الاکبر للمغنیساوی تینوں میں موجود ہے اور یہ عقیدہ اور نظریہ امام ابوحنیفہ، ملا علی قاری اور مغنیساوی تینوں کا ہے حتی کہ ملا علی قاری کی زبانی تو اس عقیدہ پر اجماع ہے اور ملا علی قاری کے رجوع والی بات جھوٹ ہے۔

فقہ حنفی کی معتبر ترین کتاب ردالمحتار میں لکھا ہوا ہے " فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفۃ "47/1

اور یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ امام ابوحنیفہ کا یہی عقیدہ تھا" ووالدا رسول اللہ ﷺ ماتا علی الکفر" اس لئے تمام احناف کو چاہئے کہ بغیر کسی قیل وقال کے اس عقیدے کو اپنالیں۔

عدنان سلفی

adnan_salafi1@yahoo.com